بسم اللہ الرحمن الرحیم

اخبار میں آیات وغیرہ ہوتی ہیں تو ان کا ادب کس طرح کریں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیانِ شرعِ متین اس مسئلے کے بارے میں کہ اخبارات میں قرآن کریم کی آیات اور احادیث ودینی باتیں بھی لکھی جاتی ہیں اور لوگ انہیں بے وضو چھوتے پڑھتے ہیں اور پڑھنے کے بعد ادھر ادھر رکھ دیتے ہیں۔ پھر جب کچھ اخباریں جمع ہوجاتی ہیں، تو انہیں ردی میں بیچ دیتے ہیں۔ ان امور کے متعلق ضروری احتیاطوں کے بارے میں رہنمائی فرمادیجیے۔

سائل: محمد احمد حسان (گلشن اقبال، کراچی)

جواب

اخبار کے صفحات میں جس جگہ قرآنی آیت یا اس کا ترجمہ لکھا ہو، تو صفحے کے اتنے حصے کو آیت وترجمے والی جگہ سے اور صفحے کی دوسری طرف بالکل پیچھے والی جگہ سے بے وضو نہیں چھوسکتے، لیکن صفحے کے باقی حصے اور باقی اخبار کو بے وضو چھوسکتے ہیں۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ اخبار کے آیت والے صفحے پر دوسری تحریریں بھی لکھی ہوتی ہیں، صرف آیت وترجمۂ قرآن لکھا ہوا نہیں ہوتا بلکہ صفحے کے بھی تھوڑے سے حصے ہی پر قرآن پاک کی آیت یا ترجمہ لکھا ہوتا ہے، لہٰذا صفحے کے باقی حصے اور اخبار کو بے وضو چھونا، جائز ہے کہ یہ قرآنی آیت وترجمے کو چھونا نہیں ہے، جیسے دینی مسائل پر مشتمل کتابوں کو آیت وترجمے والے حصے کے علاوہ جگہ سے بے وضو چھوسکتے ہیں۔ نیز اخبار ردی میں بیچنے میں اس بات کا خیال رکھنا ضروری ہے کہ اس میں لکھی ہوئی آیات واحادیث، ان کے ترجمے، دینی مضامین وغیرہ مقدس تحریرات والفاظ اور اللہ پاک، انبیاءِ کرام اور فرشتوں علیہم السلام، صحابۂ کرام وبزرگانِ دین رحمۃ اللہ علیہم کے ناموں وغیرہ کو احتیاط کے ساتھ الگ کردیا جائے، پھر باقی اخبار کو ردی میں بیچ سکتے ہیں، جبکہ ان الگ کئے گئے حصوں کو اکٹھا کرکے کسی پاک تھیلے وغیرہ میں ڈال کر احتیاط کے ساتھ ادب والی جگہ پر رکھ دیا جائے یا زمین میں دفن یا گہرے سمندر ودریا یا بڑی نہر میں تھیلے کے ساتھ وزنی پتھر باندھ کر ٹھنڈا کردیا جائے۔

پانی میں بہانے اور دفن کرنے کا طریقہ:

پانی میں بہانے کا طریقہ یہ ہے کہ کاغذات کے تھیلے وغیرہ میں وزنی پتھر ڈال کر انہیں اس طرح گہرے دریا یا بیچ سمندر میں ڈال دیا جائے کہ وہ پانی کی تہہ میں چلے جائیں اور باہر ایسی جگہ نہ آسکیں، جہاں ان کی بے ادبی کا خطرہ ہو۔ کم گہرے پانی میں نہ ڈالیں، کیونکہ ایسا کرنے سے وہ عُموماً بہہ کر کنارے پر آجاتے ہیں، جس کی وجہ سے سخت بے ادبیاں ہوتی ہیں۔ لہٰذا پانی میں ڈالنے سے پہلے تھیلے میں چند جگہ

چیرے لگا دیں تاکہ اُس میں فوراً پانی بھر کر تہہ میں چلا جائے۔ **سب سے بہتر یہ ہے کہ انہیں پاک کپڑے میں لپیٹ کر زمین میں دفن کر دیا جائے، جس کا طریقہ یہ ہے کہ** ان کے لیے لحد (بغلی قبر) بنائیں یعنی گڑھا کھود کر قبلے کی جانِب دیوار کو اتنا کھودیں کہ سب قرآن پاک اور مقدّس اَوراق اس دیوار کے سوراخ میں سما جائیں، تاکہ ان پر مٹّی نہ پڑے اور یہ بھی ہو سکتا ہے کہ صندوق نما قبر کھودیں یعنی گڑھا کھود کر اس میں رکھیں اور اوپر سے تختہ لگا کر چھت بنا کر اس چھت پر مٹّی ڈالیں، جیسے میت کے لیے قبر بنائی جاتی ہے تاکہ ان مقدس تحریروں پر مٹی نہ پڑے، نہ ہی کسی چلنے والے کا پاؤں پڑے۔ یہ احتیاط بھی شرعاً ضروری ہے کہ قرآن پاک وغیرہ مقدس اوراق کو کسی وقف قبرستان میں دفن نہ کریں، کیونکہ قبرستان مسلمان مُردوں کی تدفین کے لیے وقف ہوتے ہیں، لہٰذا ان میں اوراقِ مقدسہ دفن کرنا یا اس مقصد کے لیے کنواں بنانا، جائز نہیں، کیونکہ یہ وقف کی حالت کو بدلنا ہے، جو کہ ناجائز ہے۔

قرآن پاک کے علاوہ دینی مضامین پر مشتمل کتب وغیرہ کو بے وضو چھو سکتے ہیں۔ چنانچہ تنویر الابصار و در مختار میں ہے: "(الکتب الشرعیۃ) فانہ رخص مسھا بالید" ترجمہ: امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ نے شرعی مضامین پر مشتمل کتابوں کو بے وضو چھونے کی اجازت دی ہے۔

ردالمحتار میں ہے: "قال فی شرح المنیۃ: وجہ قولہ انہ لا یسمی ماسا بالقرآن" ترجمہ: شرح منیہ میں ہے: امامِ اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے اس قول کی وجہ یہ ہے کہ دینی کتاب کو چھونے والے کو قرآن پاک چھونے والا نہیں کہا جاتا۔ (ردالمحتار علی الدر المختار، ج 1، ص 352، مطبوعہ کوئٹہ)

البتہ ان کتابوں وغیرہ میں بھی آیت و ترجمے والی جگہ کو بے وضو نہیں چھو سکتے، لیکن صفحے کے باقی حصے کو بے وضو چھونا، جائز ہے۔

چنانچہ ردالمحتار میں ہے: "ان کتب التفسیر لا یجوز مس موضع القرآن منھا ولہ ان یمس غیرہ، وکذا کتب الفقہ اذا کان فیھا شیئ من القرآن" ترجمہ: تفسیر کی کتابوں میں قرآن پاک لکھی ہوئی جگہ کو بے وضو شخص کا چھونا، جائز نہیں، اس کے علاوہ وہ دوسری جگہ کو چھو سکتا ہے۔ یہی حکم فقہ کی کتابوں کا ہے کہ جب ان میں قرآنِ پاک میں سے کچھ لکھا ہو (تو اس جگہ کو بے وضو نہیں چھو سکتے)۔ (ردالمحتار مع الدر المختار، ج 1، ص 353، مطبوعہ کوئٹہ)

اخبار و کتاب میں جس جگہ آیت لکھی ہو، تو بے وضو کو اس جگہ سے اور اس کے بالکل پیچھے سے صفحے کو چھونا، ناجائز ہے۔ چنانچہ اس سوال کہ "اگر کسی اردو کتاب یا اخبار میں چند آیاتِ قرآن بھی شامل ہوں، تو اس کو بلا وضو چھونا یا پڑھنا، جائز ہے یا نہیں؟" کے جواب میں امامِ اہلسنّت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: "کتاب یا اخبار جس جگہ آیت لکھی ہے، خاص اُس جگہ کو بلا وضو ہاتھ لگانا، جائز نہیں، اُسی طرف ہاتھ لگایا جائے جس طرف آیت لکھی ہے، خواہ اس کی پشت پر، دونوں ناجائز ہیں۔ باقی ورق کے چھونے میں حرج نہیں، پڑھنا بے وضو جائز ہے۔" (فتاوی رضویہ، ج 4، ص 366، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

اخبار کو ردی میں فروخت کرنے کے متعلق ایک سوال کے جواب میں امامِ اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "جبکہ ان میں آیت یا حدیث یا اسمائے معظمہ یا مسائلِ فقہ ہوں، تو جائز نہیں، ورنہ حرج نہیں۔ ان اوراق کو دیکھ کر اشیائے مذکورہ ان میں سے علیحدہ کرلیں، پھر بیچ سکتے ہیں۔" (فتاوی رضویہ، ج23، ص400، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

مقدس تحریر والی چیزوں کو دریا سمندر میں بہانے یا زمین میں دفن کرنے کے متعلق درمختار میں ہے : "الکتب التی لا ینتفع بھا یمحی عنھا اسم اللہ وملائکتہ ورسلہ ویحرق الباقی، ولا باس بان تلقی فی ماءٍ جارٍ کما ھی، او تدفن، وھو احسن" ترجمہ : وہ کتابیں جو نفع حاصل کرنے کے قابل نہ رہی ہوں، ان میں سے اللہ کریم، فرشتوں اور رسولوں کے مقدس نام مِٹا کر بقیہ کو جلایا جا سکتا ہے اور کتابوں کو ان کی موجودہ حالت میں جاری پانی میں بہا دینے میں بھی حرج نہیں یا انہیں زمین میں دفن کر دیا جائے اور دفن کرنا سب سے بہتر ہے۔" (الدر المختار مع رد المحتار، ج9، ص696، مطبوعہ کوئٹہ)

صدر الشریعہ مفتی محمد امجد علی اعظمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "قرآن مجید پرانا بوسیدہ ہوگیا، اِس قابل نہ رہا کہ اُس میں تلاوت کی جائے اور یہ اندیشہ ہے کہ اس کے اوراق منتشر ہو کر ضائع ہوں گے، تو کسی پاک کپڑے میں لپیٹ کر احتیاط کی جگہ دفن کر دیا جائے اور دفن کرنے میں اس کے لیے لحد بنائی جائے، تاکہ اس پر مٹی نہ پڑے یا اس پر تختہ لگا کر چھت بنا کر مٹی ڈالیں کہ اس پر مٹی نہ پڑے۔ مصحف شریف بوسیدہ ہوجائے، تو اس کو جلایا نہ جائے۔" (بہار شریعت، حصہ16، ج3، ص495، مکتبۃ المدینہ، کراچی)

وقار الفتاوی میں ہے : "قرآن پاک کے بوسیدہ اور پرانے اوراق اور وہ اخبارات جن پر قرآنی آیات واحادیث وغیرہ لکھی ہوئی ہوتی ہیں، ان کو جمع کرنا اور اس کے بعد ایک مقام پر دفن کر دینا۔۔۔ سب سے زیادہ مناسب ہے۔ ملخصا" (وقار الفتاوی، ج2، ص100، مطبوعہ بزمِ وقار الدین، کراچی)

وقف کو اس کی حالت سے بدلنا، ناجائز ہے۔ چنانچہ فتاوی عالمگیری میں ہے : "لا یجوز تغییر الوقف عن ھیاتہ" ترجمہ : وقف کو اس کی حالت سے بدلنا، ناجائز ہے۔ (الفتاوی العالمگیریۃ، ج2، ص490، مطبوعہ کوئٹہ)

امامِ اہلسنت سیدی اعلیٰ حضرت الشاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں : "ایک وقف جس غرض (مقصد) کے لئے وقف کیا گیا ہے، اُسی پر رکھا جائے۔" (فتاوی رضویہ، ج16، ص231، مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن، لاھور)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مفتی محمد قاسم عطاری

فتوی نمبر : Aqs-2933

تاریخ اجراء : 19 شوال المکرم 1447ھ/08 اپریل 2026ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com

daruliftaahlesunnat

DaruliftaAhlesunnat

Dar-ul-ifta AhleSunnat

feedback@daruliftaahlesunnat.net